بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

غلامانِ علی کا عقیدہ

تالیف:

علامہ صاحبزادہ مفتی محمد تاج الدین
نعیمی چشتی صابری

پیشکش:
حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ
ملنے کا پتہ: ۹۸-۹۷ اردو میجر ہاؤسنگ سوسائٹی بلاک ۷/۸، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غلامانِ علی کا عقیدہ

تالیف:

علامہ صاحبزادہ مفتی محمد تاج الدین
نعیمی چشتی صابری

پبلشرز:
حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ
ملنے کا پتہ: ۶۸-۶۷ اوودھ ہاؤسنگ سوسائٹی بلاک ۱/۸، کراچی

نام کتاب ——— "غلامانِ علی کا عقیدہ"

ترتیب و پیشکش ——— حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ، کراچی

ناشر ——— حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ، کراچی

اشاعت	تاریخ ہجری و عیسوی	تعداد
اوّل	رجب المرجب ۱۴۲۱ھ، اکتوبر ۲۰۰۰ء	۳۰۰۰

e.mail:arfeen@cyber.net.pk

مناجات

اے اللہ کریم! ہم گناہ گار و خطا کار ہیں۔ ہمیشہ تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور مشکل سے مشکل گھڑی میں تجھے ہم نے پکارا، تُو نے ہماری پکار اپنی رحیمی و کریمی کے صدقے میں اور وسیلۂ جلیلہ، اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قبول فرما کر ہمیں ہمیشہ اپنی رحمت سے نوازا اور اس مشکل سے نجات دی۔ تو کریم المعروف ہے، قدیم الاحسان ہے، حنّان و منّان و دیّان ہے، ذوالجلال والاکرام ہے اور عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور کُنْ فَیَکُوْن کی طاقت رکھتا ہے۔

تیری اس عاجز بندی نے ڈرتے ڈرتے اپنے مُرشد حضرت خواجہ شاہ محمد افضل قادری چشتی صابری نظامی قلندری المعروف "افضل سرکار رحمۃ اللہ علیہ" کی تعلیمات کے مطابق صاحبزادہ مفتی محمد تاج الدین نعیمی چشتی صابری کی تالیف **"غلامانِ علی کا عقیدہ"** کے عنوان سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور اب یہ تیری بارگاہِ عالیہ میں نذر ہے۔ اسے شرفِ قبولیت عطا فرما۔ امیدوار ہوں تو مایوس نہیں فرمائے گا۔ کاش یہ تیری اور تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشنودی کا باعث

بنے۔ آمین! جو جو میری خامیاں ہیں۔ اس کو درگزر فرما۔ میرے پاس کوئی عذر نہیں، صرف معافی کی طلبگار ہوں۔

اس کے پڑھنے والے کی حاجتیں اور مُرادیں پوری فرما۔ اُن کو دین کی بھلائی عطا فرما۔ اُن کو اپنی اور حضور صَلّیٰ اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اور پنجتن پاک کی محبت عطا فرما۔ یا اللّٰہ! جو شخص بھی حاجتمند ہے وہ اس کو پڑھنے تک ہی اپنے آپ کو محدود نہ کرلے بلکہ اس میں ایسا ذوق وشوق عطا فرما کہ وہ دین کے کسی عالمِ حق کے سامنے زانوئے ادب تہہ کرکے کلام پاک کے معانی اور تفسیر غور سے پڑھے۔ اس کے بعد اس کو توفیق عطا فرما کہ وہ تیری اور تیرے رسول صَلّیٰ اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کرے تیری دی ہوئی توفیق سے۔ محض اس نیّت سے کہ تُو اور تیرے حبیب پاک (صَلّیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) اُس سے راضی ہوجائیں۔

دُعاگو اور دُعاجو

رابعہ ثانی

اظہارِ تشکّر

میں اپنی اُن دینی بہنوں اور بھائیوں کی ممنون ہوں، جنھوں نے دامے، درمے، سُخنے اس کام میں میری مدد کی۔ اے اللّٰہ! اُن سب پر اپنے فضل وکرم کی بارش فرما اور انہیں ہر بلائے ناگہانی، آفت، مصیبت، پریشانی، بدنامی، بے عزتی، مفلسی، محتاجی، بیماری، قرض داری، رُجعتِ دین، ذکر وفکر اور نماز سے غفلت، سے محفوظ فرما اور انہیں اس معاونت کا اجرِ عظیم عطا فرما! آمین

دُعاگو اور دُعاجو

رابعہ ثانی

اس تالیف میں اگر کہیں زیر، زبر یا کتابت کی کوئی غلطی نظر آئے تو اُسے از راہِ کرم اپنے قلم سے خود درست کر لیجئے گا۔ آپ کی بڑی نوازش ہوگی۔

دُعاگو اور دُعاجو

رابعہ ثانی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ موجودہ زمانے کے رافضی تبرائی (شیعہ) فرقہ کے لوگ مسلمان ہیں یا مُرتد خارج از اسلام؟ اور سُنّی مسلمانوں کو ان کے ساتھ ملنا جلنا، کھانا پینا، سلام کلام، شادی نکاح کرنا، نماز ان کے ساتھ مل کر پڑھنا، ان کی نمازِ جنازہ پڑھنا، غرضیکہ ان کے ساتھ اہلِ اسلام کا سا معاملہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

بینوا و توجروا

رابعہ ثانی، از حلقۂ چشتیہ صابریہ عارفیہ

اوورسیز ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

الجواب بعون الملك العزیز الوهاب

اس زمانہ کے شیعہ رافضی تبرائی علی العموم مرتد کافر خارج از اسلام ہیں۔ ان سے کوئی معاملہ اہل اسلام کا سا کرنا حلال نہیں۔ ان کے ساتھ میل جول، نشست برخاست، کھانا پینا، سلام کلام شادی بیاہ، نماز وغیرہ سب حرام اشد حرام ہے۔

۱۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ (پ ۲۸ سورۃ المجادلہ رکوع ۳)

ترجمہ: "اے محبوب! جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، آپ ان کو اس حال پر نہ پائیں گے کہ وہ ان لوگوں سے محبت کریں جو اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی رکھتے ہوں، اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا۔ اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی"

۲۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (سورۃ توبہ پارہ ۱۰ رکوع ۹)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں"

۳۔ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ

(پارہ ۱۲ سورۃ ھود رکوع ۱۰)

ترجمہ: "اور ظالموں کی طرف نہ جھکو ورنہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے گی"

۴۔ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (پارہ ۷ سورۃ الانعام رکوع ۱۴)

ترجمہ: "اور جو کہیں تمہیں شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو"

حضور پرنور نبی کریم رؤف الرحیم علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم ارشاد فرماتے ہیں۔

۱۔ عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم

مِّنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ

(صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ [illegible])

ترجمہ: "حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آخر زمانہ میں دجال اور کذاب ہوں گے تمہارے پاس ایسی احادیث لائیں گے جن کو نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے۔ تم ان سے دور رہنا اور ان کو دور رکھو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔"

۲۔ اِنْ مَرِضُوْا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم وان لقيتموهم فلا تسلموا عليهم۔ (ابن ماجہ صفحہ [illegible] عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما)

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ گمراہ لوگ بیمار پڑ جائیں تو ان کی بیمار داری مت کرو۔ اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت مت کرو اور اگر تم سے ملیں تو انہیں سلام مت کرو۔"

۳۔ عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اختارني واختار لي اصحابًا و اصهارًا وسياتي قوم يسبونهم وينتقصونهم فلا تجالسوهم ولا تشا

ولا تواكلوهم ولا تناكحوهم (الصواعق المحرقہ صفحہ [illegible])

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب فرمایا اور میرے لئے اصحاب اور سسرال کو منتخب فرمایا۔ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو ان کو برا کہیں گے اور ان کے عیب نکالیں گے۔ تم ان کے ساتھ مت بیٹھنا۔ ان کے ساتھ نہ پینا، نہ کھانا اور نہ ان کے ساتھ نکاح کرنا۔"

ان آیاتِ طیبات اور احادیثِ مبارکہ سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ کافروں، مرتدوں اور بدمذہبوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، سلام کلام میل جول، شادی بیاہ، باہم محبت و دوستی رکھنا حرام ہے۔

اب ملاحظہ ہو چند فقہاء و علمائے امت اکابرینِ اسلام کے اقوال شیعہ رافضیوں کے بارے میں کہ ان کے عقائد کفریہ ہیں اور وہ مرتد ہیں۔

۱۔ علامہ کمال الدین ابن ہمام حنفی متوفی سنہ ۸۶۱ھ لکھتے ہیں۔

وفی الروافض ان من فضل علیا علی الثلثة فمبتدع وان انکر خلافة الصدیق او عمر رضی الله عنهما فهو کافر۔

(فتح القدیر جلد [illegible] صفحہ [illegible])

ترجمہ: روافض کا حکم یہ ہے کہ جو حضرت علی کو تین خلفاء پر فضیلت

دے وہ بدعتی ہے۔ اور جو حضرت ابوبکر یا حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

۲۔ یہی عبارت علامہ شہاب الدین احمد شبلی نے حاشیۃ الشبلی علی تبیین الحقائق جلد اول ص۱۳۵ میں تحریر فرمایا ہے۔

۳۔ علامہ ابراہیم حلبی متوفی سنہ ۹۵۶ھ لکھتے ہیں۔

واما لو کان مؤدیا الی الکفر فلا یجوز اصلاً کالغلاۃ من الروافض الذین یدعون الالوہیۃ لعلی رضی اللہ عنہ او ان النبوۃ کانت لہ فغلط جبرائیل ونحو ذالک مما ھو کفر وکذا من یقذف الصدیقۃ او ینکر صحبۃ الصدیق او خلافتہ او یسب الشیخین الخ (غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی ص۵۱۳)

ترجمہ: اگر ان لوگوں کی بدعت ان کو کفر تک پہنچا دے تو پھر ان کے پیچھے نماز بالکل جائز نہیں ہے جیسا کہ وہ غالی روافض جو حضرت علیؓ کی الوہیت کا دعویٰ کرتے ہیں یا یہ کہتے ہیں کہ نبوت حضرت علیؓ کے لئے تھی اور جبرائیل سے غلطی ہوگئی یا اس قسم کے اور کفریہ عقائد رکھتے ہیں اور اسی طرح جو حضرت عائشہ الصدیقہ (رضی اللہ عنہا) پر تہمت لگائے یا جو حضرت ابوبکر صدیق کی صحابیت یا خلافت کا انکار کرے یا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) کو برا کہے۔

۴۔ علامہ زین الدین ابن نجیم حنفی متوفی سنہ ۹۷۰ھ لکھتے ہیں۔

ان الرافضی اذا سب الشیخین وطعن فیھما کفر

(البحر الرائق جلد۵ ص۱۳۶)

ترجمہ: رافضی جب حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) کو برا کہے اور ان پر طعن کرے تو اس کی تکفیر کی جائے گی۔

۵۔ علامہ احمد بن محمد طحطاوی حنفی متوفی سنہ ۱۲۳۱ھ تحریر فرماتے ہیں۔

وان انکر خلافۃ الصدیق کفر والحق فی الفتح عمر بالصدیق فی ھذا الحکم والحق فی البرھان عثمان بھما ایضاً ولا تجوز الصلوٰۃ خلف منکر المسح علی الخفین او صحبۃ الصدیق او من یسب الشیخین او یقذف الصدیقۃ ولا خلف من انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ لکفرہ ولا یلتفت الی تاویلہ واجتھادہ۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص۲۳۹)

ترجمہ: اور اگر کوئی خلافت ابوبکر صدیق کا انکار کرے اس کی تکفیر کی جائے گی۔ فتح میں حضرت عمرؓ کو حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ اس حکم میں لاحق کیا گیا ہے۔ اور برہان میں حضرت عثمان کو ان دونوں کے ساتھ اسی طرح لاحق کیا گیا ہے۔ (یعنی ان کی خلافت کے منکر کی بھی تکفیر کی جائے گی) اور موزوں پر مسح کرنے اور ابوبکر صدیق کی صحابیت کے منکر اور جو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو سب کرے

دعمی بُرا کہے ،) یا حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) پر تہمت لگائے یا جو ضروریات میں سے کسی امر کا انکار کرے۔ اس کے پیچھے اس کے کفر کی وجہ سے نماز جائز نہیں ہے۔ اور اس کی تاویل اور اجتہاد کی طرف توجہ نہیں کی جائے گی۔

۶۔ علامہ محمد شہاب الدین ابن بزاز کردری حنفی متوفی ۸۲۷ھ لکھتے ہیں۔

ویجب اکفار الروافض الی ان قال واحکام ھؤلاء احکام المرتدین۔ الخ (فتاوٰی بزازیہ بہامش الھندیہ جلد ۶ ص ۳۱۸)

ترجمہ: اور واجب ہے روافض کی تکفیر (آگے ان کے عقائد بیان فرمانے کے بعد لکھتے ہیں کہ) ان کے احکام مُرتدوں والے احکام ہیں۔

۷۔ علامہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۱۶۱ھ فتاوٰی عالمگیری میں فرماتے ہیں۔

الرافضی اذا کان یسب الشیخین و یلعنہما والعیاذ اللہ فھو کافر الی ان قال و ھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین۔

(فتاوٰی عالمگیری جلد ۲ ص ۲۶۴)

ترجمہ: رافضی جب حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بُرا کہے اور ان پر لعنت کرے العیاذ باللہ تو وہ کافر ہے۔ آگے ان کے عقائد

لکھنے کے آخر میں لکھتے ہیں۔ اور یہ قوم ملت اسلام سے خارج اور ان کے احکام وہی ہیں جو مُرتدوں کے ہیں۔

۸۔ علامہ محمد امین ابن عابدین الشامی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں۔

نقل فی البزازیۃ عن الخلاصۃ ان الرافضی اذا کان یسب الشیخین و یلعنہما فھو کافر الخ (رد المحتار جلد ۳ ص ۳۰۰)

ترجمہ: بزازیہ میں خلاصہ سے نقل کیا گیا ہے کہ رافضی جب شیخین (حضرت ابوبکر و عمر) کو بُرا کہے اور ان پر لعنت کرے تو وہ کافر ہے۔

۹۔ علامہ محمد سلیمان داماد آفندی متوفی ۱۰۷۸ھ تحریر فرماتے ہیں۔

والرافضی ان فضل علیا فھو مبتدع وان انکر خلافۃ الصدیق فھو کافر (مجمع الانہر فی شرح ملتقی الابحر ص ۱)

ترجمہ: رافضی اگر حضرت علی کو خلفائے ثلاثہ پر فضیلت دے تو وہ بدعتی ہے اور اگر حضرت ابوبکر کی خلافت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے۔

اس فرقہ باطلہ شیعہ کی تکفیر کے متعلق ان اکابر علماء و فقہائے اُمت کے حوالہ جات کے بعد مزید تائید و تصویب و تصدیق کی خاطر آخر میں اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت، مجدد دین و ملت علامہ امام شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے فتاوٰی کی چند عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

۱۰۔ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ القوی متوفی ۱۳۴۰ھ نے اس باطل فرقہ کے رد میں ایک مستقل مدلل و مبرہن رسالہ بنام

"رد الرفضۃ" تحریر فرمایا ہے جس میں آپ نے بدلائل ان کے کفریات، خرافات، واہیات کا پردہ چاک کیا ہے۔ اس رسالۂ مبارک سے چند عبارات بطور اختصار پیش خدمت ہیں۔ لکھتے ہیں کہ

نیز فتاوی ہندیہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۴ اور طریقہ محمدیہ اور اس کی شرح حدیقہ ندیہ مطبع مصر جلد اول صفحہ ۳۰۶-۳۰۸ اور برجندی شرح نقایہ جلد ۴ صفحہ ۲ میں ہے۔

یجب اکفار الروافض فی قولھم برجعۃ الاموات الی الدنیا (الی قولہ) وھؤلاء القوم خارجون عن ملت الاسلام واحکامھم احکام المرتدین کذا فی الظھیریۃ۔

یعنی رافضیوں کو ان کے عقائدِ کفریہ کے باعث کافر کہنا واجب ہے۔ یہ لوگ دینِ اسلام سے خارج ہیں۔ ان کے احکام بعینہٖ مرتدین کے احکام ہیں، ایسا ہی فتاوی ظہیریہ میں ہے۔ (چند سطور کے بعد ہے) اور روافض زمانہ تو ہرگز صرف تبرائی علی العموم منکرانِ ضروریاتِ دین اور باجماعِ مسلمین یقیناً قطعاً کفار مرتدین ہیں۔ یہاں تک کہ علمائے کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ جو انہیں کافر نہ جانے وہ خود کافر ہے۔ بہت عقائدِ کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح ہیں ان کے عالم جاہل، مرد عورت، چھوٹے بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں۔

کفرِ اوّل قرآنِ عظیم کو ناقص بتاتے ہیں، کوئی کہتا ہے کہ اس میں سے کچھ سورتیں امیر المومنین عثمان غنی ذوالنورین یا دیگر صحابہ یا اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے گھٹا دیں۔ کوئی کہتا ہے کچھ لفظ بدل دیئے۔ کوئی کہتا ہے یہ نقص و تبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محتمل ضرور ہے اور جو شخص قرآن مجید میں زیادتی یا نقص یا تبدیل کسی طرح کے تصرفِ بشری کا دخل مانے یا اسے محتمل جانے بالاجماع کافر مرتد ہے کہ صراحۃً قرآنِ عظیم کی تکذیب کر رہا ہے۔ (آگے تحریر فرماتے ہیں)

کفرِ دوم ان کا ہر متنفس سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور دیگر آئمہ طاہرین رضوان اللہ علیھم اجمعین کو حضرات عالیات انبیائے سابقین علیھم الصلوۃ والتحیات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے باجماعِ مسلمین کافر بے دین ہے۔

آگے تحریر فرماتے ہیں۔

بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہرِ الٰہی ہے۔ اگر مرد سُنّی

اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہیں ہوگا محض زنا ہوگا اور اولاد ولد الزنا ہوگی۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سُنّی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں۔ عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی، کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔

رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے، ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سُنّی تو سُنّی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں۔ ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے، باجماع تمام ائمہ دین، خود کافر بے دین ہے۔ اور اس کے لئے بھی وہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان سُنّی بنیں۔

(رد الرفضہ)

اور آپ اپنے دوسرے مجموعہ فتاویٰ الرضویہ شریف، اور احکام شریعت میں تحریر فرماتے ہیں۔

روافض زمانہ علی العموم مرتدین ہیں۔ کما بیناہ فی رد الرفضہ ان سے کوئی معاملہ اہل اسلام کا سا کرنا حلال نہیں۔ ان سے میل جول نشست

برخاست سلام کلام سب حرام ہے۔

قال اللہ تعالیٰ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝

حدیث شریف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

سیاتی قوم لھم نبز یقال لھم الرافضة یطعنون السلف ولا یشھدون جمعة ولا جماعة فلا تجالسوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تناکحوھم واذا مرضوا فلا تعودوھم واذا ماتوا فلا تشھدوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم۔

ترجمہ: عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں، ان کا بدلقب ہوگا، انہیں رافضی کہا جائے گا، سلف صالح پر طعن کریں گے اور جمعہ و جماعت میں حاضر نہ ہوں گے۔ ان کے پاس نہ بیٹھنا، ان کے ساتھ نہ کھانا، نہ ان کے ساتھ پانی پینا، نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنا۔ بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے نہ جانا۔ مرجائیں تو ان کے جنازے پر نہ جانا، نہ ان پر نماز پڑھنا۔

جو سُنّی ہو کر ان کے ساتھ میل جول رکھے۔ اگر خود رافضی نہیں تو کم از کم اشد فاسق ہے، مسلمانوں کو اس سے بھی میل جول ترک کرنے کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ ص۹۱ جلد ۱ نیز احکام شریعت ص۳۰)

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

مذکورہ بالا آیات واحادیث اور اقوال اکابرینِ اُمت کے علاوہ اور بھی بے شمار حوالے قرآن وحدیث وکتب عقائد وکتب فقہیہ دینیہ سے قلمبند کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن یہاں اختصار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے انہی حوالہ جات پر اکتفا کی جاتی ہے۔ جو اہلِ ایمان واہلِ عقل وانصاف کے لئے کافی ووافی ہیں، اور بے ایمان بے دینوں، بے عقلوں، ناانصافوں کے لئے دفتر کے دفتر بے کار۔

ضروری تنبیہ

کوئی شیعہ رافضی اگر زبانی کہے کہ میں خلفائے راشدین کا احترام کرتا ہوں۔ میں ان کی خلافت وشان وعظمت وصحابیت کو تسلیم کرتا ہوں، میں حضرت عائشہ صدیقہ کی شان کی تنقیص نہیں کرتا، ان پر تہمت نہیں باندھتا، میں قرآن کریم کو ناقص نہیں بلکہ کامل اور محفوظ مانتا ہوں۔ اور دیگر عقائدِ کفریہ جو ان کے بیان ہوئے ان سے برأت کا اظہار کرتا ہو ، تو اس کا یہ کہنا قابلِ قبول نہیں، اس لئے کہ شیعہ مذہب میں تقیہ فرض اور کارِ ثواب ہے۔ اور تقیہ

کے معنیٰ جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے اور فریب کرکے اپنا کام نکالنے کے ہیں۔

یہاں تک کہ مولائے کائنات امیر المؤمنین شیرِ خدا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی ذاتِ بابرکات پر بھی تقیہ کا الزام تراشتے ہیں کہ حضرت شیرِ خدا نے خلفائے ثلاثہ کی خلافت غیر شرعیہ، ظالمانہ، غاصبانہ دیکھ کر خاموشی اس لئے اختیار کی کہ آپ پر تقیہ کرنا فرض تھا۔ العیاذ باللہ

کیا شیرِ خدا کی شان کے یہ لائق ہے کہ آپ اللہ ورسول کی مرضی کے خلاف غیر شرعی کام دیکھیں اور خاموش رہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو ان کے دھوکا میں نہیں آنا چاہئے۔ جب تک صحیح سُنّی مسلمان ہونے کا اعلان اور شیعہ مذہب سے مکمل اجتناب وبرأت اور توبہ کا اعلان نہیں کرتا، سُنّی مسلمان کو ان کی کسی بات کا بھروسہ نہیں کرنا چاہئے کیونکہ وہ اپنے گمانِ باطل میں ثواب کماتا اور فرض پورا کرتا ہے۔

آخری فیصلہ

مذکورہ بالا آیات واحادیث اور عبارات کتب سے یہ امر روزِ روشن کی طرح روشن وواضح ہو آکہ اس زمانے کے شیعہ رافضی

تبرائی، مرتد بے دین، خارج از اسلام ہیں۔ اور مسلمانوں کو ایسے بدمذہب، بے دین مرتدوں سے اجتناب کرنا لازم ہے۔ ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، سلام کلام، نماز شادی بیاہ وغیرہ، دوستانہ تعلقات سخت گناہ اور حرام ہیں۔

ھذا ما ظھر لی فی ھذا الباب

واللہ و رسولہ اعلم بالصواب

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ٥

وصلی اللہ تعالٰی علی حبیبہ و آلہ واصحابہ

وسلم علیھم اجمعین

کتبہ خادم اہلسنت محمد تاج الدین الہاشمی عفی عنہ

بتاریخ ۱۷ ربیع الآخر ۱۴۲۱ھ، ۲۰ جولائی ۲۰۰۰ء بروز پنجشنبہ

نادِ علی کرم اللہ وجہہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ہے
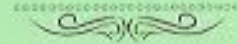
نَادِ عَلِیًّا مَظْھَرَ الْعَجَائِبِ

پکار! علی کو جو آثارِ قدرتِ حق ہے۔

تَجِدْہُ عَوْنًا لَّکَ فِی النَّوَائِبِ

تُو انھیں مصائب میں اپنا مددگار پائے گا۔

کُلُّ ھَمٍّ وَّ غَمٍّ سَیَنْجَلِی

عنقریب ہر رنج و غم دور ہو جائیں گے۔

بِنُبُوَّتِکَ یَا مُحَمَّدُ رَسُوْلَ اللہِ

آپکی نبوت کے طفیل اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول!

بِوِلَایَتِکَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ

اور آپ کی ولایت کے طفیل اے علی

اس عمل کے بارے میں اہل سنت و جماعت میں یک عام غلط فہمی ہے کہ یہ عمل شیعہ فرقہ کا ہے۔ یہ درست نہیں جس وقت یہ عمل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام غزوۂ تبوک کے وقت لائے اس وقت شیعہ فرقہ کا تو نام و نشان تک نہ تھا۔ ہاں ان کی ادعا کا اس عمل کے ساتھ فرق ہو سکتا ہے جو اکثر ہیں سنا ہے کیا غرض۔ ہم اس عمل کی برکات سے کیوں محروم رہیں۔ اس غزوہ کی فتح کیلئے اگلی شب بارہ ہزار ... کو تب شکست ہوئی تو کفار گھبرا گئے اور میدان سے بھاگ گئے، اور فتح نصیب مسلمانوں کو بہت مال غنیمت بھی حاصل ہوا۔ بفضلہ تعالٰی اس کے وظیفہ کرنے والوں نے آج تک اس کو تیر بہدف پایا۔

منجانب: حلقۂ چشتیہ صابریہ عارفیہ